بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: میرا مسئلہ آپ کے پاس آیا ہے میں ان کی بڑی بیٹی ہوں، میرے والد صاحب نے میری امی کی بیماری کی وجہ سے کسی اور عورت سے تعلقات قائم کر لیے ہیں، وہ اس کے پاس جمعہ کے دن جاتے ہیں اور جانے سے پہلے گولیاں کھاتے ہیں پھر ہفتہ کی صبح گھر آتے ہیں یہ سلسلہ چار مہینے سے چل رہا ہے۔ کئی دفعہ میرے والد نے میری چھوٹی بہن جس کی عمر ۱۴ سال ہے اس کے ساتھ بھی یہ بدسلوکی کرنے کی کوشش کی، ایک بار وہ سو رہی تھی تو میرے والد نے اس کو گود میں اٹھایا اور دوسرے کمرے میں گئے، وہاں جا کر اس کے بدن پر چوما چاٹی کرنے لگے، میری بہن کی آنکھ کھل گئی اور اس نے چلانا شروع کر دیا، یہ میری بہن کے ساتھ تین بار ہو چکا ہے، لیکن صرف اوپر اوپر سے، اب کیا میری والدہ کا رشتہ قائم ہے یا کسی اور چیز میں بدل گیا ہے۔

ایک سائلہ، نیو کراچی

الجواب بعون الملک الوھاب

جواب سے پہلے تمہید ملاحظہ ہو:

کسی بھی عورت سے جماع کرنے سے حرمتِ مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ البتہ چھونے سے حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لیے چند شرائط ہیں، اگر یہ سب شرائط ہوں گی تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی، ان میں سے اگر کوئی ایک شرط بھی کم ہوگی تو حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوگی:

۱۔۔۔ لڑکا بالغ یا مراہق ہو یعنی لڑکا بارہ سال یا اس سے زیادہ کا ہو اور لڑکی بالغہ یا مشتہاۃ یعنی نو سال یا اس سے زیادہ کی ہو۔ لڑکا یا لڑکی کی عمر اس سے کم ہو تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ اگرچہ دوسری جانب عاقل بالغ ہو اور شہوت سے اس نے ہاتھ لگایا ہو۔[1]

۲۔۔۔ چھونا بغیر حائل کے ہو، یعنی کپڑے کے ساتھ پکڑنے یا ہاتھ لگانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، البتہ اگر کپڑے بہت باریک ہوں کہ جس کے ساتھ بدن کی حرارت ہاتھوں کو محسوس ہو یا ہاتھوں کی حرارت بدن میں محسوس ہو تو حرمت ثابت ہوگی۔[2]

۳۔۔۔ شہوت کے ساتھ مس کیا ہو۔

اگر مس کرنے والا مردانہ قوت کے اعتبار سے تندرست ہو تو اس کی شہوت کی تین صورتیں ہیں:

(الف) مس سے پہلے شہوت نہ تھی۔ مس کے وقت شہوت ہوئی۔ اس صورت میں آلہ تناسل میں حرکت ہونا ہی دلیل شہوت سمجھی جائے گی۔ آلے کا انتشار اور اس کے بعد کا درجہ یعنی شدت ضروری نہیں۔

(ب) مس سے قبل آلہ تناسل میں حرکت ہو چکی تھی تو مس کے وقت یہ ضروری ہے کہ آلے میں انتشار ہو جائے، لہذا اگر مس کے وقت آلے میں حرکت ہی رہی قیام نہیں ہوا یا خوف و حیا کی وجہ سے شہوت ہی ختم ہو گئی تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

(ج) مس سے قبل شہوت کے دو درجات پیدا ہو چکے تھے یعنی آلہ میں حرکت اور قیام دونوں ہو چکے تھے تو مس کے وقت اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ آلے میں شدت پیدا ہو جائے۔ لہذا اگر مس کے وقت شدت کے بجائے پہلے دو درجات میں سے کوئی ایک پایا گیا یا خواہش ہی بوجہ خوف

ومیان کے ختم ہوگئی تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ ان تینوں صورتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مس کے وقت کی حالت، مس سے پہلے کی حالت سے قوی ہونا ضروری ہے۔ ورنہ شہوت کی شرط متحقق نہ ہوگی۔ (امداد الاحکام:2/ 800-809: تصرف امداد الفتاویٰ:2/ 307-308)

مس کرنے والا مردانہ قوت کے اعتبار سے تندرست نہ ہو یا مس عورت کی طرف سے ہو تو ان کی شہوت دل سے ہوگی جس کے دو درجات ہیں:

(الف) دل میں دھڑکن تیز ہو جانا۔

(ب) دھڑکن اتنی تیز ہو جانا کہ طبیعت میں اضطراب پیدا ہو جائے۔ صرف میلان قلب سے شہوت متحقق نہ ہوگی۔

لہذا اس کی صرف یہی دو صورتیں بنیں گی۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مس کے وقت کی حالت، مس سے پہلے کی حالت سے قوی ہو تو شہوت کا تحقق ہوگا۔ اگر مس کے وقت کی حالت، مس سے پہلے کی حالت کے برابر رہے یا کمزور ہو جائے تو شہوت کا تحقق نہ ہوگا۔ [۳]

۴۔۔۔ شہوت کی مذکورہ شرط، مس کے وقت پائی جائے۔ مس سے پہلے شہوت ہو، مس کے وقت نہ ہو تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ اس طرح اگر مس کے وقت شہوت نہ ہو، مس کے بعد خیالات سے شہوت پیدا ہو گئے ہوں اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ یہ شرط اگرچہ دوسری شرط کے ضمن میں آچکی ہے۔ لیکن مسئلہ کو منقح کرنے کے لیے الگ سے ذکر کر دیا گیا ہے۔ [۴]

امداد الاحکام میں ہے:

"اور شرط حرمت، شہوت عند المس والتقبیل ہے، نہ شہوت سابقہ۔ نہ لاحقہ۔" (2/ 811)

۵۔۔۔ جس کو شہوت سے ہاتھ لگایا ہو جماع کی خواہش بھی اسی کے ساتھ ہو۔ لہذا:

(الف) شہوت سے ہاتھ لگا ہو لیکن جماع کی رغبت نہ ملموسہ سے ہو نہ کسی اور سے تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

(ب) شہوت کے ساتھ ہاتھ لگا ہو اور جماع کی خواہش بھی ہو لیکن جماع کی خواہش نہ ملموسہ سے متعین ہو اور نہ کسی اور عورت سے اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

(ج) جماع کی خواہش متعین عورت سے ہو لیکن وہ متعین عورت یہ ملموسہ نہ ہو کوئی اور ہو تو اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

(د) جماع کی خواہش اسی ملموسہ سے ہو تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی۔ [۵]

یہ شرط، شامی، قاضی خان میں موجود ہے اور امداد الاحکام میں اس پر متفقہ فتویٰ بھی دیا گیا ہے۔ امداد الاحکام کی عبارت ملاحظہ ہو:

امداد الاحکام (2 / 801):

> نیز یہ بھی ضروری ہے کہ جس عورت کو ہاتھ لگایا ہے میلان اسی کی طرف ہو اگر دوسرے کی طرف ہو گا تو حرمت ثابت نہ ہوگی جیسا کہ مثال کی مندرجہ بالا عبارت سے واضح ہے۔ پس ثبوتِ حرمت کے لیے دو شرطوں کا وجود ضروری ہے ایک شہوتِ معتبرہ کا وجود عند المس اور عند النظر دوسری ملموسہ اور منظورہ کی طرف میلان مجامعت کی خواہش۔ دونوں میں سے اگر کوئی شرط فوت ہو جائے حرمت ثابت نہ ہوگی۔

۶۔۔۔ انزال نہ ہو، اگر انزال منی ہو گیا تو پھر حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوگی۔ [۶]

۷۔۔۔ لواطت (پچھلے راستے سے جماع کرنا) چونکہ سبب للولد (بچہ پیدا کرنے کا سبب) نہیں ہے اس لیے اس سے اور اس کی خواہش سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ [۷]

۸۔۔۔ حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لیے فاعل کا اقرار یا دو عادل گواہوں کی گواہی کا پایا جانا ضروری ہے نیز اگر بیوی مثلاً سسر وغیرہ پر شہوت کے ساتھ چھونے کا الزام لگائے تو شوہر کو اس کی سچائی کا غلبہ ظن یا تصدیق ضروری ہے۔[1]

فتاویٰ فریدیہ (۵/ ۱۷۰):

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کی بیوی اور ساس دونوں ایک چارپائی پر سوئے ہوئے تھیں، ساس کو اپنی بیوی سمجھ کر چوما اور پاؤں دبائے، اب ساس ثبوت اور شوہر انکار اور عدم ثبوت پر قسم کرتے ہیں، اب کس کا قول معتبر ہوگا؟

جواب: صورت مذکورہ میں باقاعدہ شہادت موجود نہ ہونے کی وجہ سے حرمت کا دار مدار شوہر کی تسلیم اور تصدیق پر ہوگا۔

فتاویٰ مفتی محمود ج(۵/ ۱۷۰):

"حرمت مصاہرت کے لیے حجت تامہ یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے۔ ایک مرد اور ایک عورت کی شہادت سے حرمت کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اگر خاوند منکر ہے اور دو معتمد علیہ گواہ موجود نہیں تو حرمت مصاہرت کے ثبوت کا حکم نہیں کیا جائے گا"

اب جواب ملاحظہ ہو:

سوال میں مذکور صورت میں اگر درج بالا تمام شرائط پائی جا رہی ہیں تو آپ کی والدہ آپ کے والد پر حرام ہو چکی ہیں، والد پر لازم ہیں کہ آپ کی والدہ کو فوراً علیحدہ کر دیں اور اس سے کہدیں کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا، یا تجھے طلاق دے دی۔ اس طرح کہنے کے بعد آپ کی والدہ عدت (تین ماہواری) گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ لیکن اگر ان شرائط میں سے کوئی ایک بھی کم ہوئی، مثلاً واقعے کے دو گواہ نہ ہوں یا آگے کی راہ میں جماع کی خواہش نہ ہو یا انزال کے بعد انھوں نے چھوڑا ہو وغیرہ تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

واضح رہے کہ عصر حاضر کے بعض محقق علما نے بیٹی کے ساتھ دواعی جماع کی صورت میں حرمت مصاہرت ثابت نہ ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ (دیکھیے: فقہ اسلامی عائلی مسائل: ص ۳۴۔۴۹ مصنفہ: مفتی عبدالواحد، جامعہ مدنیہ، لاہور) شدید مجبوری اور نازک خاندانی حالات کی صورت میں ان سے بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔

(حوالہ جات)

[1] الدر المختار وحاشية ابن عابدين (3 / 35):

التعليل بعدم الاشتهاء يفيد أن من لا يشتهى لا تثبت الحرمة بجماعه ولا خفاء أن ابن تسع عار من هذا، بل لا بد أن يكون مراهقا، ثم رأيته في الخانية قال الصبي الذي يجامع مثله كالبالغ قالوا وهو أن يجامع ويشتهي، وتستحي النساء من مثله وهو ظاهر في اعتبار كونه مراهقا لا ابن تسع، ويدل عليه ما في الفتح مس المراهق كالبالغ وفي البزازية المراهق كالبالغ حتى لو جامع امرأته أو لمس بشهوة تثبت حرمة المصاهرة.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (3 / 35):

لا بد في كل منهما من سن المراهقة وأقله للأنثى تسع وللذكر اثنا عشر؛ لأن ذلك أقل مدة يمكن فيها البلوغ كما صرحوا به في باب بلوغ الغلام، وهذا يوافق ما مر من أن العلة هي الوطء الذي يكون سببا للولد أو المس الذي يكون سببا لهذا الوطء، ولا يخفى أن غير المراهق منهما لا يتأتى منه الولد.

(٢)فتح القدير للمحقق ابن الهمام الحنفي - (6 / 377)

(قوله ومن مسته امرأة بشهوة) أي بدون حائل أو بحائل رقيق تصل معه حرارة البدن إلى اليد.

الدر المختار - (3 / 32)

(و) حرم أيضابالصهرية (أصل مزنيته) أراد بالزنى الوطء الحرام (و) أصل (ممسوسته بشهوة ولو لشعر على الرأس بحائل لا يمنع الحرارة وأصل ماسته وناظرة إلى ذكره والمنظور إلى فرجها) المدور (الداخل) ولو نظره من زجاج أو ماء هي فيه (وفروعهن) مطلقا والعبرة للشهوة عند المس والنظر لا بعدهما وحدها فيهما تحرك آلته أو زيادته به يفتى..........هذا إذا لم ينزل فلو أنزل مع مس أو نظر فلا حرمة به يفتى

(٣)فتح القدير للكمال ابن الهمام (3 / 223):

ثم المس بشهوة أن تنتشر الآلة أو تزداد انتشارا هو الصحيح،............ ويشترط كونها مشتهاة حالا أو ماضيا.......... وأقله تحرك القلب على وجه يشوش الخاطر. هذا وثبوت الحرمة بمسها مشروط بأن يصدقها أو يقع في أكبر رأيه صدقها.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3 / 33):

أما الشيخ والعنين فحدهما تحرك قلبه أو زيادته إن كان متحركا لا مجرد ميلان النفس، فإنه يوجد فيمن لا شهوة له أصلا كالشيخ الفاني،

(٤) الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3 / 33):

والعبرة للشهوة عند المس والنظر لا بعدهما وحدها فيهما تحرك آلته أو زيادته به يفتى وفي امرأة ونحو شيخ كبير تحرك قلبه أو زيادته

(٥)فتح القدير للكمال ابن الهمام (3 / 222):

وكثير من المشايخ لم يشترطوا سوى أن يميل قلبه إليها ويشتهي جماعها، وفرع عليه ما لو انتشر فطلب امرأته فأولج بين فخذي بنتها خطأ لا تحرم عليه الأم ما لم يزدد الانتشار. ثم هذا الحد في حق الشاب أما الشيخ والعنين فحدها تحرك قلبه أو زيادة تحركه إن كان متحركا لا مجرد ميلان النفس فإنه يوجد فيمن لا شهوة له أصلا كالشيخ الفاني، والمراهق كالبالغ،

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (3 / 33):

قلت: ويشترط وقوع الشهوة عليها لا على غيرها لما في الفيض لو نظر إلى فرج بنته بلا شهوة فتمنى جارية مثلها فوقعت له الشهوة على البنت تثبت الحرمة، وإن وقعت على من تمناها فلا.

(٦)فتح القدير للكمال ابن الهمام (3 / 224):

ولو مس فأنزل فقد قيل إنه يوجب الحرمة، والصحيح أنه لا يوجبها لأنه بالإنزال تبين أنه غير مفض إلى الوطء.

(٧)البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي - (3 / 106)

لو وطئ المرأة في الدبر فإنه لا يثبت حرمة المصاهرة وهو الأصح؛ لأنه ليس بمحل الحرث فلا يفضي إلى الولد كما في الذخيرة وسواء كان بصبي أو امرأة كما في غاية البيان وعليه الفتوى كما في الواقعات ولأنه لو وطئها فأفضاها لا تحرم عليه أمها لعدم تيقن كونه في الفرج إلا إذا حبلت.

وعلم كونه منه وأورد عليهما أن الوطء في المسألتين حقه أن يكون سببا للحرمة كالمس بشهوة سبب لها بل الموجود فيهما أقوى منه، وأجيب بأن العلة هي الوطء، السبب للولد وثبوت الحرمة بالمس ليس إلا لكونه سببا لهذا الوطء، ولم يتحقق في الصورتين

(٨)الدر المختار وحاشية ابن عابدين(3 / 33):

وثبوت الحرمة بلمسها مشروط بأن يصدقها، ويقع في أكبر رأيه صدقها وعلى هذا ينبغي أن يقال في مسه إياها لا تحرم على أبيه وابنه إلا أن يصدقاه أو يغلب على ظنهما صدقه، ثم رأيت عن أبي يوسف ما يفيد ذلك

الدر المختار وحاشية ابن عابدين(5 / 465):

(و) نصابها (لغيرها من الحقوق سواء كان) الحق (مالا أو غيره كنكاح وطلاق ووكالة ووصية واستهلال صبي) ولو (للإرث رجلان) إلا في حوادث صبيان المكتب فإنه يقبل فيها شهادة المعلم منفردا قهستاني عن التجنيس

(أو رجل وامرأتان)-------------------------------فقط

والله سبحانه وتعالى اعلم

كتبه

معيد الرحمان درويش

دار الافتاء جامعة السعيد

نوسري كراچی

١/صفر/١٤٣٩

٢٠/اكتوبر/٢٠١٧

الجواب صحيح